جگاڑیا
عمران سیریز
ازقلم: نجم حجازی

ناول کا نام: جگاڑیا

مصنف: نجم حجازی

پروف خوانی: محمد عثمان ذوالفقار

اشاعت: دسمبر 2022

پبلشر: ہم لکھاری ہیں آن لائن پبلشرز

ضروری نوٹ

ہم لکھاری ہیں آن لائن پبلشرز مصنفین کی تخلیقات کو خوبصورت انداز میں آن لائن شائع کرتا ہے۔ اگر آپ بھی اپنی تحریروں اور کہانیوں کو آن لائن شائع کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ہم سے رابطہ کریں۔ ہم بہت ہی مناسب قیمت پر آپ کی تحاریر کی پروف ریڈنگ، کمپوزنگ، ڈیزائننگ اور پروموشن کریں گے اور ان کو ادارے کی آفیشل ویب سائٹ و فیس بک گروپس میں بھی ریلیز کریں گے۔

تو ابھی ہمارے واٹس نمبر پر رابطہ کریں اور بن جائیں ایک خوبصورت تخلیق کے مالک۔ واٹس ایپ نمبر:03236857504

پیشرس

محترم نجم حجازی ایک علم دوست اور کتاب دوست انسان ہیں۔ ان کو بچپن سے ہی کتابیں پڑھنے کا شوق تھا۔ خصوصاً عمران سیریز کے بہت بڑے فین ہیں۔ اپنے اسی شوق کے ہاتھوں انہوں نے جنوری 2022 میں تحریک فروغ عمران سیریز کی بنیاد رکھی جس نے ایکسٹو پبلیکیشن کے ذریعے بہت سے نئے و پرانے مصنفین کی عمران سیریز شائع کی۔ اس تحریک میں بہت سے کتاب دوست انسان شامل ہوئے جنہوں نے ماہانہ فنڈ دینا شروع کیا جو بہت قلیل مقدار میں ہوتا ہے اور ان سب کو ہر نیا ناول گفٹ دیا جاتا ہے۔ یوں عمران سیریز کو پھر شائع کرنا شروع کیا گیا۔ اب تک تقریباً بارہ ناول عمران سیریز کے شائع کئے جا چکے ہیں جن میں ایک ناول روشی "نجم حجازی صاحب نے بھی لکھا تھا۔

اس کے علاوہ میرا ایک ناول "یونیک پلان " بھی اسی ادارے سے شائع ہو چکا ہے۔ ایکسٹو پبلیکشن کی ان سب کامیابیوں کا سہرا محترم نجم حجازی کے سر جاتا ہے جنہوں نے بہت محبت اور پیار اس سلسلے میں کام کیا۔ اگر آپ بھی ممبر بننا چاہیں تو واٹس ایپ پر رابطہ کر سکتے ہیں جو آخر میں درج ہے۔

جگاڑیا ان کی نئی تخلیق ہے جس میں انہوں نے ہمارے قومی کام جگاڑ کو بہت خوبصورت انداز میں کہانی کی صورت میں بیان کیا ہے۔ اس میں مزاح بھی اور سسپنس بھی۔ امید ہے کہ آپ کو یہ خوبصورت کہانی پسند آئے گی ان شاءاللہ۔

محمد عثمان ذوالفقار

ناول نگار، تبصرہ نگار، مدیر اعلی ماہنامہ نوائے قلم

سیل فون کی مترنم گھنٹی کی آواز کمرے میں گونجی۔ عمران نے فون اٹھا کر دیکھا تو ڈسپلے پر صرف پرائیویٹ لکھا ہوا تھا۔ عمران سمجھ گیا کسی خفیہ ادارے کی طرف سے کال کی گئی ہے یا بیرون ملک سے کسی کا فون ہے۔

"ہیلو کون سخی صاحب مجھ خالی پیٹ والے سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں اس وقت بھوک کی شدت سے بے تاب ہوں۔ اللہ کے نام پر مجھے کوئی فائیو سٹار ہوٹل میں کھانا کھلا دو ساری زندگی کھانا کھلاتے رہنے کی دعائیں دیتا رہوں گا۔" عمران سیل فون کو کان سے لگا کر نان سٹاپ شروع ہو گیا۔

"ہیلو میں اٹلی سے جان ہیری بات کر رہا ہوں۔ امید ہے تم مجھے پہچان گئے ہو گے۔؟"

"ارے وہ ہی جانِ جاناں جس نے آج کل اٹلی دارالحکومت کے دلدار چوک میں افغانی تنور ڈالا ہوا ہے۔؟" عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ارے بابا نہیں میں ایٹالین سیکرٹ سروس کا چیف بات کر رہا ہوں ابھی حال ہی میری پرموشن ہوئی ہے۔ تمہارا آکسفورڈ یونیورسٹی کا بیسٹ فرینڈ۔۔۔۔"

"اچھاتو تمہاری پرموشن ہوئی ہے۔پھر پارٹی تو بنتی ہے بلکہ تگڑی قسم کی پارٹی بنتی ہے۔اور ناچیز اس وقت شدت سے بھوک میں مبتلا ہے۔تمہاری پارٹی کا ٹھیک طور پر حق ادا کر سکتا ہے۔"

"ارے جتنی کہو پارٹیاں کھلادوں گا کوئی بڑی بات نہیں پہلے میرا مسئلہ سن لو۔" دوسری طرف سے جان ہیری بولا۔

"نہیں یار! وہ ہے نہ۔۔۔ آپ کے ایک بہت بڑے انگریزی بزرگ بابا سرکار، چیچو کی ملیاں کا قول ہے۔اول طعام بعد کلام، لہذا کچھ بزرگوں کی باتوں کا بھی تو لحاظ کرنا چاہیئے۔"

"عمران یار! ابھی کھانا آڈرر کر دیتا ہوں فائیو سٹار جانے کی ضرورت نہیں تمہیں گھر بیٹھے پہنچ جائے گا اور بتاؤ۔۔۔؟"

"تو جلدی کرو بھوک سے میرے کان باہر لٹک گئے ہیں۔زبان سائیں سائیں کر رہی ہے اور پیٹ میں چوہے پنجابی بھنگڑا ڈال رہے ہیں۔" عمران نے ایک آنکھ دبا کر تیزی سے کہا۔

"اچھا یار لگتا ہے، تم باز نہیں آؤ گے۔لو پھر لائن پہ ہی رہنا، میں تمہارے ملک کی اوبر ایٹ کے ذریعے آڈر کرنے لگا ہوں، بتاؤ کیا کیا کھانا ہے۔؟ اس وقت تمہارے قریبی ریسٹورینٹ پر مٹن کباب تکہ نہاری چکن قورمہ روغنی نان، بریانی سب کچھ موجود ہے میں سب پر آڈر لگا رہا۔ دو بندوں کا کھانا کیا، یہ تو دس بندوں کی بھی کفایت کرے گا۔بچ جائے تو اپنے جیسوں کو کھلا دینا۔بس میری بات غور سے سنو انتہائی ایمر جنسی ہے۔"

"چلو مہربانی ہے تمہاری کہ تم نے اتنا تکلف کیا ویسے اتنی ضرورت تو نہیں تھی۔ مگر وہ کیا ہے ناں؟ یار ہی یاروں کے کام آتے ہیں۔" عمران کو شائد جان ہیری پر ترس آگیا و گرنہ وہ کہاں ٹلنے والا تھا۔

"ہاں اصل بات یہی ہے۔ کہ یار ہی یاروں کے کام آتے ہیں۔ اس وقت تم سے بہت ضروری کام ہے اور وہ کام بھی تمہارے ملک میں ہے اور اس کام کے کرنے کا مفاد و عزت بھی تمہارے ملک کا ہے۔ بس یوں سمجھ لو تمہارے ملک کی ایک مصیبت ہمارے گلے پڑ رہی ہے ۔ اس مصیبت کو اپنے پاس ہی سنبھال کر رکھو ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔"

"کیا مطلب؟ یار تمہیں پتہ ہے ہم پسماندہ سے لوگ، غریب الغربا، پریشانیوں میں جکڑے لوگ ہیں۔ ملک میں اتنا سیلاب آیا ہوا ہے۔ ہمارے لاکھوں لوگ دربدر ہو گئے۔ اگر کوئی ایک آدھ مصیبت تم رکھ لو گئے تو کیا جائے گا تمہارا۔ پھر وہ ہے نہ، یار ہی یاروں کے کام آتے ہیں۔" عمران پھر پٹڑی سے اترنے لگا۔

"بہر حال بات کچھ تفصیل سے ہے وہ سن لو پھر اس پر اپنے تبصرے کرتے رہنا۔"

"چلو سپیکو پائین" عمران بولا۔

"بات یہ ہے کہ آپ کے ملک سے ہمارے ملک میں اسمگلنگ کا کام بڑے زور شور سے ہوتا رہتا ہے۔ بہت سختیاں کر کے دیکھ لی مگر تمہارے ملک کے لوگ ہیں کہ باز ہی نہیں آتے ۔ ابھی حال ہی ایک خطرناک گینگ پکڑا گیا ہے۔ جس کا تمام سیٹ اپ حکومتی اداروں نے

اپنے قبضے میں کرلیاہے۔اس کے ایک مین ہر کارے پر تھرڈ ڈگری استعمال کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ دس کلوافیم آپ کے ایک طیارے سے یہاں ہمارے ملک میں آرہی ہے۔اس گینگ کا سربراہ ازخود اپنے سامان میں یہ گندگی لارہاہے۔یہ بات کسی کے علم میں نہیں وہ کون ہے، کس حلیے میں ہو گا،وہ کیسے اور کس انداز سے اپنامال یہاں لیکر آئے گا؟،یہ بات تو کنفرم ہوگئی ہے کہ آج کی رات فلائٹ نمبر ٹی ایف نائن زیرو تھری میں وہ اپنامال لائے گا وہ ایک مرد ہے۔اوراس کے سامان میں ہیروئن ہو گی۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ اس کے ساتھی کہہ رہے ہیں کہ جب بھی ہمارا سربراہ مال لیکر آتا ہے۔اس نے کبھی بھی اپنے مال کو اسمگلنگ کرنے کا طریقہ نہیں بتایا۔ ہر مرتبہ الگ طریقے سے مال اسمگل کرتا ہے اور اس کا اسمگنگ شدہ مال کبھی بھی نہیں پکڑا گیا۔اس کے بندے چیلنج کررہے ہیں کہ اگر تمہارے اندر ہمت ہے تو ہمارے باس کو مال سمیت پکڑ کر دکھاؤ،وہ آئے گا،ضرور آئے گا اوراس کا مال بھی آئے گا۔"

"تو پھر آنے دومال جب آئے گا پکڑلینا"عمران بولا۔

"یار ایک تو بات یہ کہ تمہارے ملک کی سستی ترین چرس کی ہمیں ضرورت نہیں ہمارے یہاں خود اعلیٰ قسم کی کوکین، شراب اور دیگر نشہ آور چیزیں موجود ہیں۔ پتہ نہیں کیا ہو گیا تمہارے لوگوں کو انتہائی گھٹیا قسم کی چیزیں ہماری طرف امپورٹ کرتے رہتے ہو۔ کبھی بندے اسمگلنگ کرتے ہیں۔ کبھی منی لانڈرنگ کرتے ہو۔پھر پکڑے جاتے ہیں۔ کبھی گھٹیا قسم کا نشہ بھجوادیتے ہیں۔ذرا مجھے بتاؤنہ ایک کار کی ڈکی میں سے پندرہ بیس بندے برآمد

ہو جاتے ہیں۔ آئل کے ٹینکر میں سے سوڈیڑھ سو افراد چھپ چھپا کر یہاں پہنچائے جاتے ہیں ۔اپنے سامان کے اندر ایسے ایسے خفیہ خانے بناتے ہیں کہ عقلیں دنگ ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اب بتاؤنہ ذرا ایک انسان اپنے پیٹ کے اندر آپریشن کے ذریعے افیون کی تھیلی رکھوا کر یہاں پہنچ جاتا ہے۔ایک عورت اپنے مردہ بچے کے اندر افیم بھروا کر پکڑی گئی۔ اور تو اور! ابھی پچھلے دنوں آپ کے قبائیلی علاقے کا بندہ اخروٹ کا ایک تھیلا لا رہا تھا۔ انویسٹی گیشن آفیسر کو کچھ شک ہوا۔ اس کے جب اخروٹ کھولے گئے تو ان تمام اخروٹوں میں چرس بھری ہوئی تھی ۔۔کیا بتاؤں ایسے ایسے عجیب طریقے سے واردات ڈالتے ہیں کہ عقلیں دنگ ہو کر رہ جاتی ہیں ۔"

"یار مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا پورا ملک انجینئروں کا ملک ہے۔ جب تم لوگ اپنے ملک میں آنے کے ویزے اور نوکریاں اچھے طریقے سے نہیں دوگے تو پھر ایسا تو ہو گا۔ تمہیں پتہ ہے اس خاص قسم کی انجینئرنگ کو ہماری زبان میں کیا کہتے ہیں۔؟"

"کیا کہتے ہیں؟ جان ہیری بولا۔

"جگاڑ۔" عمران نے فوراً برجستہ جواب دیا۔

"جگاڑ؟ یہ کیا ہوا؟ اس کا کیا مطلب ہے؟" جان ہیری حیرانگی سے بولا۔

"بس یوں جیسے کہا جاتا ہے، ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ تو سمجھ لو، جگاڑ ایجاد کا ابو ہے۔"

"یار عمران! مذاق نہ کرو مجھے ٹھیک سے سمجھاؤ، مجھے ابھی بھی سمجھ نہیں لگی" جان ہیری بولا۔

"دنیا میں جو کچھ ممکن نہیں ہوتا، ہم وہ بھی جگاڑ سے کر لیتے ہیں۔ یہ عادت ایسے شدید طریقے سے ہماری رگوں میں دوڑ رہی ہے کہ نچوڑنے پہ شاید خون بھی اتنا باہر نہ آئے جتنی مقدار جگاڑ کی بر آمد ہو گی۔"

"پہیلیاں نہ بجھواؤ! مجھے سیدھی طرح بتاؤ۔۔۔!"

"اس کو سمجھانے کے لیے واقعہ سناتا ہوں۔ وہ یہ کہ ایک ملک میں چار افراد ایئر پورٹ پر 30 کلو مالٹے کھانے کے بعد شدید السر کا شکار ہو گئے۔ ان افراد کو کہا گیا تھا کہ وہ ان پھلوں کو لے جانے کے لیے اضافی سامان کی فیس ادا کریں۔ مگر تمہیں پتہ ہے وہاں کیا ہوا؟"

"کیا ہوا۔۔۔؟"

"ان افراد نے اسی ملک کے بین الاقوامی ایئر پورٹ پر اضافی ادائیگی سے انکار کر دیا اور اس کی بجائے مالٹوں کو کھا لینے کا انتخاب کیا۔"

"اُف خدایا! یہ کیا بات ہوئی۔"

"آگے سنو! ذرا اخباری رپورٹ۔۔۔ اخبار گلوبل ٹائمز کے مطابق ان افراد نے یہ فیصلہ اس لیے کیا کیونکہ چارجز 300 اس ملک کی مقامی کرنسی رقم تھی جبکہ مالٹوں کی قیمت 50 مقامی کرنسی، یعنی فیس کی رقم مالٹوں کی اصل قیمت سے چھ گنا زائد تھی۔۔۔ یہ واقعہ رواں ہفتے میں سوشل میڈیا پر وائرل ہوا۔ ان افراد میں سے ایک نے بتایا کہ ہم وہاں کھڑے ہوئے اور سارے مالٹے کھا لیے۔ اس تمام عمل میں ہمیں 20 سے 30 منٹ لگے لیکن اس کے بعد ہم

بیمار ہو گئے۔ان کا مزید کہنا تھا اب ہم کبھی بھی مالٹے نہیں کھانا چاہتے۔ہمیں مجبوراًیہ قدم اٹھانا پڑا۔"

"تو پھر کیا ہو؟"

"یار جان ہریری!تم نے ہماری جگاڑ دیکھی، کسٹم ڈیوٹی زیادہ ہونے پر ہمارے دیش واسیوں نے وہ چیز ہی کھا کر ختم کر دی جس پر ڈیوٹی عائد ہونی تھی۔اسے کہتے ہیں،جگاڑ۔۔۔!!!"

"اوہ ویری فینٹیسٹک۔تم نے بہت ہی حیرت انگیز بات بتائی ہے۔"

"اسی طرح ایک ہوائی اڈے پر کسی مسافر کا چار کلو وزن بڑھ گیا اس کو کہا گیا چار کلو وزن کم کرو،یا اضافی وزن کے چاجز دو اس نے وزن کم کرنا قبول کر لیا اور سامان میں چار سوٹ نکال کر کہا میں اس کا بندوبست کر کے آتا ہو۔وہ شیر جوان واش روم گیا اور اوپر نیچے چار سوٹ پہن کر آگیا۔سکون سے اپنا سامان وزن کروایا اور اطمینان سے فلائٹ میں بیٹھ کر اپنی بیوی کو میسج کرتا ہے میں جگاڑ پہن کر آرہا ہوں۔"

"یار یہ کیا بات ہے اتنی بھی کیا بے حسی؟،پھینک دیتے کپڑے،مالٹے،اتنی مصیبت مول لینے کی کیا ضرورت ہے۔؟"

"یار جان ہیری اسی کا نام جگاڑ ہے کہ ناممکن کو ممکن کر دکھانا،جو کام کرنے کا تہیہ کر لیا تو اس کو کر کے چھوڑنا،مشکل کو آسان کر دکھانا نکالو اپنی ڈکشنری اور اس میں لفظ جگاڑ ڈالو خود ہی مطلب واضح ہو جائے گا۔"

"تم خود ہی دیکھ کر بتادو یہ تمہارے ہی کام ہیں۔" جان ہیری بولا۔

"تو سنو "عمران موبائل میں آن لائن ڈکشنری سے جگاڑ لفظ کو سرچ کرتے ہوئے بولا۔

"جگاڑ کا مطلب ہے حل، ترکیب، کام چلاؤ، کسی مشکل کام کو حل کرنے کے لیے کوئی آسان ترکیب استعمال کرنا۔"

"تعریف تو ٹھیک گئی ہے۔" جان ہیری نے دوسری طرف سے جواب دیا۔

"یار ہیری! اس جگاڑ پر مجھے ایک اور لطیفہ یاد آیا۔"

"چلو وہ بھی سنادو۔"

"تو سنو پھر، ایک ادھیڑ عمر پر فیسر اپنا 500 روپئے کا چیک کیش کروانے بینک میں پہنچا۔

"سر یہ چیک کم از کم 1000 کا ہونا چاہئے۔ ایک ہزار سے کم ہونے پر دو سو روپے ایکسٹرا چارجز لاگو ہونگے۔" کیشئیر چیک دیکھ کر بولا۔

"تو جمع کرواتے ہوئے رقم اگر پانچ سو ہو تو کوئی چاجز تو نہیں؟" جواب میں پروفیسر گھور کر بولا۔

نہیں سر جمع کرواتے وقت رقم کی کوئی لمٹ نہیں یہ چارجز صرف نکلواتے وقت ہوتے ہیں آگے سے کیشئر نے جواب دیا۔ پروفیسر نے کیشئر سے چیک واپس لیا اور ایک دوسرا "۔" چیک ہزار روپے کا بنایا اور کیشئر سے پانچ پانچ سو کے دو نوٹ لیے اور ساتھ ہی ایک ڈیپازٹ

سلپ پانچ سو روپے کی بنا کر واپس اپنے اکاؤنٹ میں پانچ سو روپے جمع کروا دیا۔ اور کیشئر کو بولا "اپنے آفیسر کو میرا پیغام دینا کہ اصول بناتے وقت کسی جگاڑیئے باپ سے مشورہ کر لیا کرو۔"

دوسری طرف سے جان ہیری کا فلک شگاف قہقہ بلند ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دارالحکومت کے انٹرنیشنل ائیر پورٹ پر خوب گہما گہمی تھی۔ شام کا وقت تھا۔ بین الاقوامی پروازوں میں سفر کرنے والے مسافروں کی آمد و رفت زور شور سے جاری تھی۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا سپیشل اجازت کے ساتھ ائیر پورٹ کے عملے میں شامل ہو کر اٹلی جانے والے مسافروں کی با قاعدہ چیک کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ لائن میں لگے کچھ مسافر تو بار بار آوازیں لگا کر پریشان بھی کر رہے تھے۔ مگر شکیل اور صفدر تھے کہ برابر سامان کی چیکنگ میں لگے ہوئے تھے۔ جولیا سکینگ مشین کے پیچھے بیٹھ کر مسلسل سکرین پر ہر سامان کو بغور دیکھ رہی تھی، مگر کوئی بھی خاص مشکوک شے سامنے نہیں آ رہی تھی۔ ادھر کیپٹن شکیل اور صفدر نے بھی ائیر پورٹ کے عملے کو تھکا مارا تھا۔ خود بھی پسینے سے شرابور ہو رہے تھے۔ مگر مسافروں کی جان نہیں چھوٹ رہی تھی۔ مسافروں کی بھی اچھی طرح چیکنگ ہو رہی تھی ۔ ڈیٹیکٹر سے ہر مسافر کو سر سے لیکر پاؤں کے تلووں تک لگا کر دیکھا جا رہا تھا۔ سامان کی چیکنگ بہت سختی سے ہو رہی تھی۔ کچھ منہ پھٹ مسافر ایسے بھی تھے جو طنز کرنے سے باز

نہیں آرہے تھے۔ایک مسافر چِلایا۔"لگتا ہے کوئی ڈاڈا(سخت)قسم کا آفیسر آگیا ہے جس نے تمہیں ڈنڈا دے رکھا ہے۔"

کوئی کہہ رہا تھا۔"ارے بھائی جان!سامان سے کاکیوں جوس نکالنے میں لگے ہوئے ہو۔"

ایک پکی عمر کے لمبے تڑنگے پٹھان نے تو حد ہی کر دی ہے۔"ارے بھائی ماں قسم ہم نے تو منہ سے نسوار نکال کر ادھر بِن میں پھینک دیا۔اور ادھر دیکھو(اپنی قمیص اٹھا کر نیچے سے شلوار دکھاتے ہوئے)ہم نے شلوار کی جیب کا زپ بھی توڑ کر پھینک دیا کہیں بچہ لوگ ہم کو خوامخواہ پریشان نہ کرے۔مگر آج تو ایسا لگتا ہے یہ لوگ ہمارا باڈی کو اندر سے چیک کرے گا۔"اسکی بات سن کر ارد گرد کے لوگ ہنسنے لگے۔

"اے مسٹر زیادہ شور مچانے کی ضرورت نہیں خاموشی اختیار کریں اور پلیز ہمارے ساتھ تعاون کریں۔یہ سب آپ کی بھلائی کے لیے کیا جارہا ہے۔"ایک ائیرپورٹ کی لیڈی کانسٹیبل نے اونچی آواز سے سب کو خاموش رہنے کا کہا۔تھوڑی دیر میں ائیرپورٹ کے سپیکر پر بھی آواز گونج اٹھی کہ اٹلی جانے والی پرواز مزید دو گھنٹے لیٹ ہوگئی ہے۔یہ اعلان سن کر کچھ مسافروں نے سکون کا سانس لیا اور کچھ مسافر ایک دوسرے کے ساتھ بُڑبُڑ کرنے لگے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

علی عمران مین کنٹرول روم میں ائیر فورس کے ہیڈ آفیسر صدیق باجوہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔اس کی نظر سامنے دیوار پر موجود سکرینوں پر لگی مسلسل مسافروں کو گھور رہی تھی،ابھی

تک کوئی بھی اس کو مشکوک بات نظر نہیں آئی تھی۔کانوں پر لگے ائیر فون کے ذریعے وہ سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ رابطے میں تھا۔سب کی آوازیں اس کے کان میں پڑ رہی تھی اور سی سی فوٹیج کے ذریعے ہر آنے والے مسافروں کو بڑی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ساتھ ساتھ اس کا دماغ بھی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔یک دم ایک خیال اس کے دماغ میں بجلی کی طرح کوندا اس نے فوراً سیل فون پر جان ہیری کا کال لگائی۔

"ہائے ہیلو!ہاں عمران کیسے فون کیا؟کچھ پتہ چلا؟یا کوئی بات سامنے آئی۔"

"ہاں میری جان!ذرا مجھے یہ بتاؤ!کہ جو نشہ آور میٹریل ہے اس کی مقدار کتنی بتائی تھی۔؟"

"اس کی مقدار دس کلو بتائی جا رہی ہے۔" جان ہیری بولا۔

"کیا یہ کنفرم ہے؟"

"ہاں بالکل لگ بھگ اتنی ہی مقدار میں ہو گی یہ ہی ہماری رپورٹ میں لکھا ہے۔"

"اوکے ٹھیک ہم کوشش کر رہے کہ معاملہ ادھر ہی رفع دفع ہو جائے۔تاکہ ہمارے ملک کی بچی کچھی عزت بچ جائے،اور اگر عزت نہ بچی تو تمہارے ہاتھ ہماری عزت ہو گی بھائی ہمیں بچا لینا۔کیونکہ ہماری عزت تمہارے ہاتھ ہو گی۔وہ کیا ہے نہ،یار ہی یاروں کے کام آتے ہیں ۔"عمران آخر میں شرارتی لہجے سے بولا۔سامنے بیٹھے آفیسر صدیق باجوہ عمران کو حیرانگی سے دیکھنا شروع ہو گیا۔کال ڈسکنکٹ کرنے کے بعد عمران سیکرٹ سروس کے ممبران سے متوجہ ہوا۔

"ہیلو ممبران! مجھے یہ بتاؤ، اب تک چیک شدہ سامان میں سے کسی مسافر کے پاس کوئی ایسی شے ہے جو ایک ہی جنس سے تعلق رکھتی ہو اور اس کا وزن لگ بھگ دس بارہ کلو ہو؟

"جی کئی ایسی چیزیں تھی۔ مگر ہم نے غور ہی نہیں کیا۔ صفدر بولا۔

"جی عمران صاحب کپڑے ایک ایسی جنس ہیں جو ہر ایک کے سامان میں موجود ہوتے ہیں اور اکثر اتنے وزن سے بڑھ بھی جاتے ہیں۔" کیپٹن شکیل بولا۔

"اس کے علاوہ اور کچھ سوچو!"

"کسی کے پاس پرانے دو لیپ ٹاپ تھے وہ بھی ملا کر شائد اتنا وزن بن جائے مگر اس میں بھی اچھی طرح چیک کیا گیا۔ سکینگ میں سب کلئیر ہے۔" کیپٹن شکیل بولا۔

"بچوں کے کھلونے نکلے ہیں مگر ان کو بھی مخصوص طریقے سے چیک کیا گیا ہے۔ وہ بھی کلیئر تھے صفدر بولا۔

"کسی کے سامان میں سے کھانے پینے کے سامان کو غور سے دیکھا۔" عمران بولا

"جی ہاں ایسے سامان بہت سا دیکھا گیا، کچھ گھریلو کھانے کی اشیا اور کچھ مختلف کمپنیوں کی پراڈکٹس تھی۔ ہم نے تو وہ پیکنگ تک پھاڑ کر چیک کیا، لیکن مشکوک مٹیریل سامنے نہیں آیا۔ "صفدر بولا۔

"عمران، میری بات سنو!" جولیا کی آواز عمران کے کانوں سے ٹکرائی۔

"ہاں کہو۔"

"ایک اٹیچی کیس میں ایک پیکٹ نظر آیا جو وزن کے لحاظ سے دس بارہ کے جی کا ہی ہو گا ۔میرے خیال سے ساری کی ساری بکس تھیں۔اور اس پیکٹ کو شکیل اور صفدر نے ٹھیک طریقے سے دیکھا نہیں وہ کیا تھا۔"

"ہاں میں نے ان کو دیکھا مگر وہ اسلامی بکس تھی ان پر کوئی عربی بھی لکھی تھی اب میرا وضو بھی نہیں اس لیے ایک کپڑے کے ذریعے اس کو کھول کر تھوڑا بہت دیکھا مگر وہ تو محض کتابیں ہی تھی۔ایک ہی طرز کی کتاب کی کاپیاں تھیں۔مجھے تو کوئی خاص یا مشکوک والی بات نہیں لگی "صفدر بولا۔

"ایسا ہے اسی کتابوں والے اٹیچی کیس کا پتہ کرو کس کا ہے۔اس کو بھی یہاں آفس میں لے آؤ اور اس کے سامان کو بھی "عمران کچھ سوچ کر بولا۔

کچھ ہی دیر میں آفس میں ایک اٹیچی کیس کھلا ہوا تھا۔اور اس کا مالک وہ ہی لمبے قد والا ادھیڑ عمر، بھوری داڑھی، گھنی موچھوں والا پٹھان تھا اور ساتھ ہی ساتھ شور مچا رہا تھا۔

"یار تم لوگوں کو مسئلہ کیا ہے وہاں گیٹ پر بھی تم لوگوں نے ہمارا سامان کا کچومڑ نکالا اب دوبارہ تم نے اس کو بکھیر کر رکھ دیا ہے اس میں سے تم لوگ کیا نکالنا چاہتی ہے۔"پٹھان اکتائے لہجے سے بولا۔

"بس خان صاحب! ہم کو آپ سے پیار ہو گیا ہے ہم چاہتا ہے تم ہم کو اپنا زیارت کرواؤ اور ہم برابر تمہارا زیارت کا شربت پیتی رہیں۔" عمران بھی پٹھانوں والے لہجے سے خان سے بولا۔

"اگر ایسا بات ہے تو تم بھی ہمارے ساتھ چلو ہم تم کو اٹلی کی سیر کروائے گا۔ وہاں خوب گھمائے گا پھرائے گا، وہاں ہمارے پاس رہنا اور جی بھر کے ہمارا زیارت کرنا، بار بار کرنا مگر ہمارا یہاں وقت تو ضائع نہ کرو۔" وہ پٹھان روانی سے بولتا چلا گیا۔

"چلو کوئی نہیں خان صاحب اچھے دن آئیں گے تو ساتھ بھی چلیں گے۔ فی الحال آپ بتاؤ اٹلی میں کہاں جا رہے ہیں آپ کیا کرتے ہیں۔؟" عمران بولا۔

"سر جی آپ تو خوامخواہ کے سوال کر رہے ہو۔ میں نے آن لائن ساری معلومات آپ کے سسٹم میں ڈال دیا ہے۔ میں تو ہر دوسرے تیسرے مہینے آتا جاتا رہتا ہوں۔ میرے پاس سپیشل پاسپورٹ ہے مجھے اٹلی اور پاکیشیا دونوں ملکوں کی شہریت حاصل ہے۔ آپ اپنا جو کرنے والا کام ہے وہ کرو، نہیں تو میرا اٹلی کے اندر ایک بھتیجا ہے وہاں نیا نیا آفیسر بھرتی ہو ہے جان ہیری اس سے میں تمہاری بات کرواؤں تو اچھا رہے گا۔" پٹھان بولا۔

"کیا نام لیا تم نے۔ جان ہیری۔ وہ ہی گورا سا لمبا تڑنگا؟"

"ہاں ہاں وہ ہی ہمارا بچہ لگتا ہے۔"

"اچھا ٹھہرو تو میں بات کرتا ہوں" عمران بولا اور ساتھ ہی اس نے جان ہیری کو کال ملا دی۔

"ہاں بھائی جان ہیری پھیری کیسے ہو؟"عمران نے جان ہیری کی آواز سنکر اس کے نام کا اضافہ کرتے ہوئے کہا تو آفس میں موجود سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ہاں میں ٹھیک ہو تم سناؤ کیا بنا؟ کہاں تک پہنچی تمہاری انوسٹی گیشن۔"

"ہاں بھائی انوسٹی گیشن تمہارے خان چاچا کے پاس آکر رک گئی ہے۔یعنی تم سے چلی، تم پہ ہی آکر رک گئی۔"

"کیا مطلب"جان ہیری حیرانگی سے بولا۔

"یہ مسافروں میں سے ایک تمہارے خان چاچا دریافت ہوئے ہیں۔ان سے بات کرو اگر تم ان کو کلئیر کرتے ہو تو ٹھیک ہے،وگرنہ پھر ہمارا کام تو ختم سمجھو"۔

"کون وہ جگر یار خان انکل؟"

"ہاں وہ ہی ہیں،دل گردے جگر یار خان انکل ہی ہمارے پاس ہیں،لو بات کرو۔"

سیل فون کو اس نے لاؤڈر پر لگا دیا تو جگر یار خان،جان ہیری سے بات کرنا شروع ہو گیا۔

اس دوران عمران ان کو بڑی تکلفی سے بات کرتا دیکھتا رہا ایک بات سے عمران چونکا کیونکہ وہ دیہاتی قسم کا نظر آنے والا خان بیک وقت انگریزی اردو قبائلی اور اٹالین زبان میں گفتگو کر رہا تھا۔اب اس کو لگ رہا تھا کہ اردو میں وہ شائد تکلف کرتا ہے وگرنہ یہ پٹھان نظر آنے والا شخص کوئی تیز ترین انسان ہے۔پہلی نظر میں جب عمران نے اس کو دیکھا تو عمران کی چھٹی

حس نے سائرن بجایا تھا کیونکہ جگر یار خان کی آنکھوں میں ایک خاص قسم کی چمک نظر آئی تھی۔

کچھ دیر تک جگر خان اور ہیری بڑی تکلفی باتیں کرتے رہے۔ بعد میں ہیری عمران سے مخاطب ہوا۔

"یار عمران یہ جگر یار خان میرے پرانے واقف کار ہیں میرے ڈیڈی کے بزنس میں ان کے بھی شئیرز ہیں۔ اور قابلِ اعتماد ہیں۔ لیکن تم اپنی تسلی کر لو یہ ہماری طرف سے کلیئر ہیں۔"

"چلو ٹھیک ہے جان لیوا ہیری تیری میری صاحب!، تم جانو اور تمہارا کام۔ اوکے وش یو گڈ لک

"جی تو ہو گیا تمہارا تسلی" جگر یار خان مسکرا کر بولا۔

"ہاں یار خان صاحب! اب آپ بیٹھو اور آپ کا ایک کائے کا چپ، اوہ سوری میرا مطلب ہے چائے کا کپ تو بنتا ہے۔ کیونکہ آپ میرے لنگوٹی یار ہیری جانی کے چچا جانی ہیں۔" عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اس دوران صدیق باجوہ کو بھی اشارہ کیا کہ چائے منگوالی جائے۔"

"سر جی جناب عمران صاحب آپ کوئی نئے آفیسر آئے ہیں۔؟ کیونکہ آپ کا اتنا عمر بھی نہیں اور باتوں میں بھی شرارتیں کرتے ہو۔" جگر یار خان صوفے پر بیٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہوا۔

"ارے نہیں بھائی! میرے تو ابھی کھیلنے کے دن ہیں۔ میری اماں تو مجھے روزانہ فیڈر میں دودھ پلاتی ہیں۔" عمران چھوٹے بچوں کی لہجے سے بولا تو سب کی ہنسی نکل گئی۔

"اوہ اچھا اچھا میں بھی کہوں جب میں تمہارے نزدیک آیا تو تمہارے منہ سے دودھ کا بو آرہا تھا۔" جگر یار خان قہقہ لگاتے ہوئے بولا۔ اسی طرح کچھ ادھر ادھر کی باتیں کرتے کرتے چائے آگئی۔

"اچھا خان صاحب یہ تو بتاؤ یہ اتنی ساری اسلامی تاریخی کتاب کے پچیس تیس نسخے لیکر کیوں جا رہے ہو؟" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
خان نے چائے کی ایک سُر کی لگائی اور پہلے عمران کو ٹیڑھی نگاہوں سے دیکھا پھر ہونٹوں پر پھیلی گھنی موچھوں کے نیچے سے مسکراتے ہوئے کہا "عمران خان صاحب آپ کا شک ابھی دور نہیں ہوا۔"

"عمران خان۔ واؤ، مجھے اچھا نام دیا مگر میرا نام علی عمران ہے۔ البتہ یہ ہے کہ ہم چنگیز خان کی اولاد سے ہیں اس لحاظ سے خان تو لگ سکتا تھا مگر یہ نام کسی اور سے منسوب ہو چکا ہے، لہذا سوری مجھے علی عمران ہی کہا جائے۔" عمران کچھ سنجیدگی سے بولا۔

اس دوران جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل عمران کو غور دیکھنا شروع ہو گئے کیونکہ عمران قصداً سنجیدہ ہو رہا تھا مگر پھر ان کو سمجھ لگ گئی وقت کم ہے اور عمران کسی رزلٹ پر پہنچنے کے لیے ذہنی طور پر کوشش کر رہا ہے۔

"اچھاتو عمران بھائی بات یہ ہے۔ ہم تو کتاب کو ہارڈ کاپی میں پڑھنے کا قائل ہے۔ کیونکہ کتاب کا مزہ ہی ہاتھ میں لیکر آتا ہے۔ یہ دیکھونا، کتاب کو جب کھولتے ہیں، اس کو چھوتے ہیں اور جب صفحے آگے پیچھے کرتے ہیں کتنا آسان لگتا ہے۔ بوریت بھی نہیں ہوتی اور سب سے بڑی بات یہ کہ ہارڈ کاپی میں مطالعہ کرنے میں آنکھوں کا نقصان نہیں، ادھر سکرین پر جب ہم کتاب پڑھتا ہے خدا قسم ہمارا آنکھ میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ لہذا ہم تو اسلامی تاریخی کتابیں اپنے پاس رکھتا ہے اور اپنے دوستوں کو تحفہ بھی دیتا ہے اور ہارڈ کاپی میں پڑھنے کا بھی مشورہ دیتا ہے۔" جگریار خان اس دوران اپنی کتاب کو ہاتھ میں لیکر دکھاتے ہوئے بات کر رہا تھا۔

"خان صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے مگر وقت بڑی تیزی سے گزر رہا ہے، ایک دو چار کتاب کو ہارڈ کاپی میں پڑھنے کے شائقین رہ گئے ہیں، اکثر لوگ تو کتاب کو ہاتھ لگاتے تو کیا؟ دیکھتے بھی نہیں۔ کتابوں کے خریدار بھی نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ہر کوئی اپنی کتاب کو انٹرنیٹ پر سرچ کرنے میں لگا ہوا ہے۔ اب تو سافٹ کاپی کا دور ہے۔ پی ڈی ایف میں کتاب کا حصول بھی آسان، پیسہ بھی بچتا ہے، وقت بھی بچتا ہے۔ اور بات یہ ہے کہ جس کو مطالعہ کا شوق ہے اور اس نے اگر کتاب کا مطالعہ کرنا ہے وہ مطالعہ کر کے ہی دم لیتا ہے۔ اس وقت دنیا نے جس طرح ترقی کرلی ہے اور جس تیزی کے ساتھ ہمارے معاملات میں جدت آرہی ہے اگر ہم نے خود کو اپ گریڈ نہ کیا تو ہم بہت پیچھے رہ جائیں گے۔" عمران نے بڑی متانت سے دلائل دیتے ہوئے کہا۔

"بالکل درست بولا، کوریکٹ بولا، ہم تمہارا بات بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ مگر ہارڈ کاپی میں کتاب کا معاملہ دوسرا ہے، یہ تو ہمارے شوق کا بات ہے۔ ہم تو بھائی ہارڈ میں پڑھتا ہے۔ چاہے سافٹ کاپی کا پرنٹ ہی کیوں نہ نکالنا پڑے۔"

اتنے میں فلائٹ کے وقت کا بھی اعلان ہو گیا اور بورڈنگ پاس کے لیے گیٹ پر مسافروں کو آنے کا کہا جانے لگا۔ خان صاحب بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور بولے "علی عمران بھائی بھتیجے، یہ میرا نمبر لو اور مجھے بھی اپنا نمبر دینا، میں اٹلی پہنچ کر تم کو ضرور کال کرے گا۔ اور زندگی رہی تو میں تم سے ضرور ملاقات کرنے آئے گا، آپ لوگوں سے بات کر کے بہت اچھا لگا۔"

"اوکے ٹھیک ہے۔ پھر اپنی کتابوں کا خیال رکھیئے گا آپ اپنے پلین تک پہنچیں، یہ صفدر آپ کو اندرونی راستے سے وہاں پہنچا آئے گا اور صفدر کیپٹن شکیل تم جلدی سے ان کا سامان ان کے اٹیچی کیس میں بڑی حفاظت سے پیک کر کے جہاز میں سامان رکھوا دو۔ میں ذرا صدیق باجوہ سے ضروری میٹنگ کر لوں، تم بھی خان صاحب کو جہاز تک ڈراپ کر کے اپنی ڈیوٹی پر چلے جانا۔" عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو بریفنگ دی اور بھرپور انداز سے جگر یار خان سے معانقہ کیا اور تھوڑی دیر کے بعد عمران کی گاڑی بھی کنگ روڈ کی طرف رواں دواں تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

دانش منزل میں عمران اور بلیک زیرو آمنے سامنے بیٹھے تھے، حالاتِ حاضرہ پر گفتگو کرنے میں مشغول تھے۔ ساتھ ہی ساتھ چائے کا دور چل رہا تھا۔ اتنے میں عمران کے سیل فون پر کال آنا شروع ہو گئی۔

"یس کون بات کر رہا ہے؟ عمران آنے والی کال کو اوکے کر کے بولا۔

"ارے او عمران بھتیجے کیا حال ہے۔ کیسے ہو بھئی جان۔؟"

"میں ٹھیک ہوں، جناب خان چاچا بات کر رہے ہو؟، کیسے ہو چاچا! خیریت سے اٹلی میں پہنچ گئے۔؟"

"ہاں بالکل فرسٹ کلاس۔"

اور وہ آپ کا سامان بھی آپ کو مل گیا؟"

"بالکل بالکل، ابھی میرے سامنے بیگ پڑا ہوا ہے۔ اپنے خاص ٹھکانے پر پہنچ گیا ہوں۔"

"پھر کیسے میری یاد آئی؟"

"بس میرے جی میں تھا کہ تم سے وعدہ کیا تھا، پہنچ کر کال کروں گا لہذا اپنا وعدہ پورا کرنے کے لیے کال کیا۔"

"بالکل چچا یہ اچھی بات ہے "عمران بڑے اطمینان سے بولا۔

"اچھا بالک! تجھ سے ایک دل کی بات کرنا تھی میں تم سے خاص بات کرنا چاہتا تھا۔"

"ہاں میرے پیارے چچا ضرور بات کرو، ایک میرا پہلے بھی سنگ ہی چچا رہا ہے جس کو میں نے اپنا چچا مانا دوسرا آپ کو چچا کہہ رہا ہوں۔"

"اس سنگھی والے کا مجھے پتہ نہیں مگر مجھے تو تم ضرور چچا مانو گے۔"

"وہ کیسے؟ میرے جونئیر چچا جان!"

"وہ ایسے کہ ہمارا بیگ میں دس کلو پاؤڈر تھا۔ اور شکر ہے ہم کامیابی کے ساتھ اپنے منزلِ مقصود تک پہنچ گئے ہیں۔" جگر یار خان بڑے عجیب لہجے سے بولا۔

"کیا مطلب؟ یعنی تم واقعی فراڈ چچا تھے اس کا مطلب میرا شک درست تھا؟" عمران حیرت سے چونک کر بولا۔

"بالکل سو فیصد درست تھا، لیکن بھتیجے بات یہ کہ ہم اپنی ضد سے مجبور ہو کر اس کتے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم یہاں ان کافر کے بچوں کے یہ چیزیں پہنچاتے ہیں۔ کیونکہ یہ کافر بھی ہماری نسلوں کو تباہ کرنے میں لگا ہوا ہے۔ خود میرا اپنا بیٹا جو کہ انتہائی قابل بچہ تھا سینٹرل یونیورسٹی میں ٹاپ کلاس سٹوڈنٹ تھا۔ انہیں جیسے مکار لوگوں کے پھیلائے جال میں پھنس کر تباہ و برباد ہو گیا۔ اتنے خطرناک نشے میں مبتلا کر دیا گیا کہ آخری دم تک ہمیں اندازہ نہیں ہو سکا اور جب ہمیں پتہ لگا تو پانی سر سے گزر چکا تھا۔ (کچھ خاموشی کے بعد) ہمارا بچہ اب اس دنیا میں نہیں رہا مگر ہمیں اپنے بچے کا بہت یاد ستاتا ہے۔"

"خان صاحب! مجھے یہ سن کر افسوس ہوا، اللہ تمہارے بچے کی آخرت کی منزلیں آسان کرے۔ لیکن تمہارے معاملے میں مجھے دلی طور پر ہمدردی ہے۔"

"چھوڑو اس موضوع کو۔۔۔۔بس! ہم تو باز آنے والی چیز نہیں، باقی بات یہ کہ جگریار خان کے علاوہ ہمارا کئی روپ ہیں۔ چچا کا سہارا لیکر صرف ہم تمہارے دوست ہیری کے ساتھ کے بنا کر رکھا ہے، مگر وہ تمہارے ذریعے کیا گیا رابطہ آخری رابطہ ہے۔ کیونکہ اس نے ہمارا یہاں کا سارا اسیٹ اپ برباد کر دیا ہے۔ اب ہمیں یہاں نئے سرے سے محنت کرنا ہو گا۔"

"تو پھر مجھ سے کیوں رابطہ کیا تمہارا کام تو ہو گیا اب مجھ سے بھی چرس کا کاروبار کروانا ہے؟" عمران مضحکہ خیز لہجے سے بولا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے، دراصل ہم نے سنا تھا سر رحمان کے بیٹے علی عمران سے بچ کر نکل جانا بہت بڑی بات ہے۔ لہذا ہم تم سے بڑی صفائی کے ساتھ بچ کر تو نکل آئے۔ مگر ہمارا ضمیر ہم کو ملامت کر رہا تھا کہ ایک عظیم انسان کو نیچا دکھانا کوئی اچھی بات نہیں۔"

"اب پچھاوے کیا فائدہ جب چڑیا چگ گئیں کھیت، تو اس کا مطلب ہے تم نشہ آور پاؤڈر لیجانے میں کامیاب ہو گئے۔؟"

"ہاں بالکل۔ لیکن یہ ہمارے لیے بہت اہم بات تھی کہ تم نے اتنے سارے لوگوں میں شک کے لیے صرف ہم کو چنا، اس لحاظ سے تم ایک بہت ہی ذہین انسان ہو۔"

"چلو اگر کامیاب ہو ہی گئے ہو تو اب وہ جگاڑ ہی بتا دو کیسے وہ افیون کا پاؤڈر نظروں سے چھپا لیا؟" عمران بولا تو دوسری طرف سے قہقہ کی آواز بلند ہوئی بلیک زیرو خاموشی سے سنتے ہوئے کیس کو سمجھنے کی کوشش میں مصروف تھا۔

"بات یہ کہ نشہ کے سارے پاؤڈر کو ہم نے پانی نما کیمکل میں بھگو کر پیسٹ بنا کر اس کو ایک مشین میں ڈال کر اس کا کاغذ بنایا اور پھر اسی کاغذ کی کتابیں بنوالیں۔ اور مکمل کتابوں کی شکل میں ڈھال کر سامان میں امپورٹ کر لیا تھوڑی سی مشکل ہوئی مگر مال بآسانی منزلِ مقصود تک پہنچ گیا۔"

"اوہو، بڑا جگاڑ لگایا یار چچا تم نے۔ مگر ان کتابوں کا کیا کرو گے۔؟" عمران حیرت بھرے لہجے سے بولا۔

"کرنا کیا ہے ان کتابوں کو دوبارہ مشین میں ڈال کر پاؤڈر بنائیں گے۔ اور ہمارا مال تیار۔"

"چلو خس کم جہاں پاک میرا یہ مسئلہ تو حل ہوا۔" عمران ایک ٹھنڈا سانس لے کر بولا۔

"کیسا مسئلہ تم کیا سمجھتے ہو ہم ہر مرتبہ ایسے ہی مال لاتے ہیں تو ایسا نہیں۔ ہمارے پاس ایک سو ایک طریقے ہیں۔"

"ارے خان چچا! تمہارا مسئلہ نہیں ہمارا مسئلہ تھا، ہم سوچ رہے تھے کتابوں سے نشہ والا پاؤڈر کیسے نکالنا تم نے طریقہ بتا دیا۔"

"میں سمجھا نہیں تم کیا بول رہے ہو لگتا ہے تمہارا دماغ ماؤف ہو گیا ہے۔"

"ارے خان چچا دماغ تو تمہارا ماؤف ہو گا، لگتا ہے تم نے ابھی اپنا اٹیچی اور سامان کھول کر نہیں دیکھا۔ پہلے کھول کر دیکھو پھر بات کرنا، میں لائن پر ہوں۔" عمران مسکراتے ہوئے بولا۔

"ارے کیا بات کرتے ہو۔" دوسری طرف سے خان کی آواز آئی اور پھر کچھ سامان کے الٹ پلٹ کی آوازیں آتی رہیں۔ کچھ دیر بعد موبائل سپیکر سے جگر خان کی آواز ابھری۔ "ارے بھئی یہاں تو کتابیں غائب اس کی جگہ یہ پرانی ردی کا ایک بنڈل پڑا ہوا ہے۔ یہ کیا شرارت ہے۔؟"

"ارے میرے چچا یہ شرارت نہیں بلکہ جوابِ شرارت ہے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو آنکھوں کے مخصوص کوڈ سے اشارہ کر دیا تھا کتابیں سائیڈ پر لگا دیں۔ کیونکہ یقین تو مجھے ائیر پورٹ پر ہی ہو چکا تھا مگر عین الیقین چاہیئے تھا سو وہ اب تم نے از خود تسلیم کر کے یقین دلا دیا۔ اور اب عربی کتابوں سے مال کیسے نکالنا ہے اس کا بھی پتہ چل گیا مگر اتنے بکھیڑے میں ہمیں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ ہم اس سلو پوائزن کو سمندر میں ٹھنڈا کریں گے اور باقی رہا تمہارے پاس آنے والا ردی تو تم اس سے اٹلی میں کباڑ (سکریپ) کا کام کرو تمہارا جگاڑ کا کام اب ختم سمجھو۔" عمران نے شرارت آمیز لہجے سے جواب دیا مگر دوسری طرف سے خاموشی چھا گئی۔

"ارے خان چچا کیا ہو گیا بولتی بند ہو گئی کہیں میرے چچا کو ہارٹ اٹیک تو نہیں آ گیا؟'

"ارے نہیں بھتیجے !سب کچھ تو ملیامیٹ ہو گیا اب سوچ رہا ہوں آگے کیسے چلنا ہے۔؟"

"چچا جگاڑیا تمہیں آگے کا سوچنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میرا مشورہ ہے۔ حلال طریقے سے اپنا کام کرو اور دو نمبر دھندے بند کر دو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے، وگرنہ میری بات سنو۔ تم اس وقت جس خفیہ اڈے میں موجود ہو اس کی لوکیشن بالکل میرے سامنے ہے ۔ صرف چند ہاتھ کی دوری پر انٹیلی جنس کے لوگ سول وردی میں گھوم رہے ہیں۔ میرا ا ایک اشارا ہو گا اور تم قانون کی گرفت میں، لیکن میں یہ چاہتا ہوں، تم جیسے کھرے انسان کو موقع دیا جائے۔ اللہ نے تم کو عقل دی ہے، اس عقل کو کسی اچھے کام میں استعمال کرو۔ انسانیت کی خدمت کرو!نہ کہ انسانیت کو تباہ کرنے والے کام کرو۔ قانون سے کب تک چھپتے رہو گے ۔ دھوکہ دہی فریب کاری والی زندگی بھی کوئی زندگی ہے۔ چچا تم تو پہلے سے ہی ایک بڑے بزنس مین ہو۔ تمہیں ضرورت ہی نہیں اس گورکھ دھندے میں پڑنے کی۔"

دوسری طرف سے ایک ٹھنڈی آہ بھرنے کی آواز آئی "ٹھیک ہے بھتیجے تم صحیح بول رہے ہو۔ مجھے اس کتے کام کو کرنے کا ضرورت ہی نہیں تھی۔ بس یہاں مارکیٹ میں ایسے کچھ لوگ مل گئے تو انہوں نے اکسایا کہ تم جگاڑیئے ہو تم بہت مال کما سکتے ہو۔ کچھ ذہن میں انتقامی جزبہ کارفرما تھا۔ اصل میں ہم شروع ہی سے عرف میں جگاڑیئے کے نام سے مشہور تھے ۔ جگر یار عرف جگاڑیا۔"

"جگاڑیا نام اچھا ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ ہمارے ملک کی خاص پہچان بھی ہے۔اس میں تو کوئی حرج نہیں۔"عمران مسکراتے ہوئے بولا بلیک زیرو کی بھی ہنسی نکل گئ

"مگر بات یہ ہے کہ اصل جگاڑیا وہ ہے جو جگاڑ کے بھی پر کاٹ دے اور وہ میں نے مان لیا اصل جگاڑیے تم ہو،بس ہماری اب کسی خوشگوار ماحول میں ملاقات ہو گی۔مجھے اجازت دو ۔اپنا خیال رکھنا جگاڑیئے بھتیجے خدا حافظ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔"

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ "عمران نے جواب دیا،کال کٹ گئی اور عمران اور بلیک زیرو ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرانے لگے۔

جگاڑیا، جو اپنے کالے دھندے کو نیکی سمجھتا تھا۔

جگاڑیا، جس کو پکڑنے کے لیے ایک مغربی ملک کی سیکرٹ سروس کے سربراہ نے باقاعدہ علی عمران سے درخواست کی۔

جگاڑیا، جس کے جگاڑ کو علی عمران جیسا انسان بھی ٹھیک طریقے سے نہیں سمجھ سکا۔ کیا واقعی؟

جگاڑیا ، جس نے ملک سے مشن مکمل کرنے کے بعد علی عمران کو اپنی کامیابی کی خوشخبری سنائی۔

جگاڑیا، جس نے آخر میں اپنے سے بھی بڑے جگاڑیئے کو متعارف کروایا، وہ بڑا جگاڑیا کون تھا؟

فریب کی دنیا کے ایک انسان پر لکھا گیا مختصر ناولٹ، نجم حجازی کے قلم سے

روشی

وہ کون سے کٹھن حالات تھے جس نے روشی کو اپنے عزیز وطن کی رعنائیوں سے اٹھا کر گناہوں کی اندھیر نگری میں لا پھینکا۔؟

وہ لمحہ جب عمران نے بلیک زیرو کی شادی کرنے کی ٹھان لی اور دلہن ڈھونڈنے نکل کھڑا ہوا۔

روشی کی پیدائش سے لیکر عمران تک پہنچنے کے بدلتے حالات اور خوفناک واقعات کے ساتھ کی ایک مختصر ڈاکومینٹری۔

روشی کا دل پاکیزہ تھا باوجود یکہ وہ کال گرل مشہور تھی۔۔کیسے۔۔؟

سلیمان کا بازاری ہجڑوں سے دل ہلا دینے والا ٹکراؤ۔ایک دل چسپ صورتحال۔

وہ بھیانک رات جس کا تصور بھی روشی کے لیے جاں لیوا تھا۔اُس رات میں کیا حادثہ ہوا۔؟

ایک بین الاقوامی خفیہ تنظیم جس نے ایک چھوٹے سے کام کے لیے روشی کو استعمال کرنا چاہا۔کیوں؟

ملاقات کیجئے ایک ننھے مہمان کے ساتھ جس نے عمران کے بھی کان کھینچ ڈالے۔

خوشی غمی کی ملی جلی کیفیات کے ساتھ ایک منفرد، تاریخ ساز ناول، نجم حجازی کے قلم سے ایکسٹو پبلی کیشن سے شائع ہو چکا ہے۔

انٹروڈکشن آف علی عمران

ایک اچھوتا تحریری پروگرام علی عمران کے چاہنے والوں کے نام۔

محسوس کیجئے اپنے درمیان 'علی عمران بن سر کرم رحمان۔

عمران سیریز کے قارئین کے سوالات اور سنیئے زبانِ علی عمران سے جوابات۔

علی عمران کی پیدائش تا حال مختلف ادوار سے گزرتے، بدلتے، کمالات اور تاریخ کے مختصر حالات۔

طنز و مزاح کی آبشار والے الفاظ کے بہاؤ سے سرشار ایک تحریرِ غیر جانبدار۔

نجم حجازی کے غیر ادبی قلم سے۔۔۔ آن لائن شائع ہو چکا ہے۔

بدفطرت

وطنِ عزیز میں آئے ہوئے حالیہ سیلاب کے پس منظر میں لکھی گئی دل کو جھنجوڑ کر رکھ دینے والی تحریر۔ جس کو پڑھ کر آپ بے اختیار رو پڑیں گے۔

یہ کہانی بھی آن لائن شائع ہو چکی ہے۔

کنگ آف ڈھمپ

ملاقات کیجئے کنگ آف ڈھمپ سے جن کا نام جان کر آپ ضرور حیران ہونگے۔۔وہ کیسے؟

ایک ایسا مشن جو عمران نے اپنے بستر پر بیٹھے بیٹھے مکمل کر لیا حیران کن صورتحال؟

ملاقات کیجئے علی عمران کے ابتدائی دور کے ایک عجیب دوست سے جس کو عمران بھی نہیں جانتا تھا۔وہ کون تھا؟

وہ لمحہ جب علی عمران سیکرٹ سروس کا نام کھٹمل سروس سے تبدیل کرنے پر سوچنے لگا۔ایک عجیب صورتحال؟

طبلہ گھپلہ ایک عجیب کردار جو اسمِ باسمی تھا۔پڑھئے ایک دلچسپ سچویشن۔

وہ لمحہ جب پرنس آف ڈھمپ کی ملاقات علی عمران سے ہوئی تو علی عمران کے دل پر کیا گزری۔؟

کنگ آف ڈھمپ کی بہت بڑی پریشانی جسکا حل کرنے کے لیے علی عمران کو حکیمی نسخے تجویز کرنے پڑ گئے۔

نجم حجازی کے کمپیوٹر کی بورڈ سے کمپوز کی گئی ایک مضحکہ خیز اور بچگانہ تحریر۔جس پر تنقید کی جا سکتی ہے۔

(عمران سیریز)
کنگ آف ڈھمپ
نجم حجازی

بدفطرت
از؛ نجم حجازی

عمران سیریز
یونیک پلان
محمد عثمان ذوالفقار

انٹروڈکشن آف علی عمران
عمران سیریز
نجم حجازی